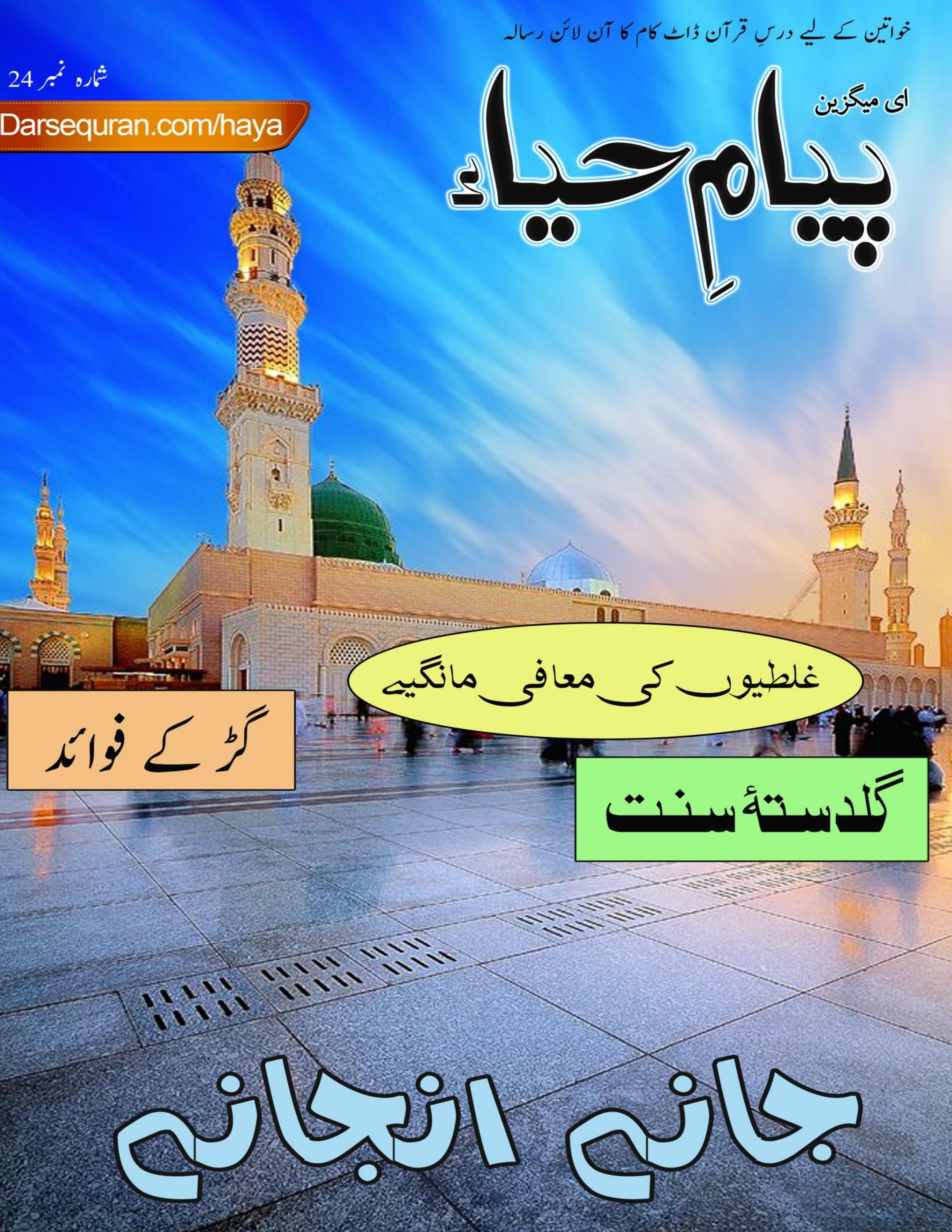

خواتین کے لیے درسِ قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن رسالہ

شمارہ نمبر 24

Darsequran.com/haya

ای میگزین

پیامِ حیاء

غلطیوں کی معافی مانگیے

گڑ کے فوائد

گلدستۂ سنت

جانے انجانے

فہرست

القرآن، الحدیث(3)
نعت(4)
حرفِ اوّل۔ مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب(6)
ہدایت کے سنگ میل(8)
کہانی: جانے انجانے (12)
اشفاق احمد کی باتیں (17)
کہانی: ذراسی بات قسط ۲(18)
کیا آپ جانتے ہیں؟ (20)
گلدستۂ سنت (23)
سیرت کوئز (26)
کہانی: آ بیل مجھے مار (27)
غلطیوں کی معافی مانگیے (29)
سنہری باتیں(30)
دنیا کی سب سے خوبصورت عورت (31)
گولا کباب (33)
گڑ کے فوائد(35)
اپنے پیروں کی دیکھ بھال کریں(37)

Published at:
www.darsequran.com
Editorial Adress:
haya.online@yahoo.com

پیامِ حیاء ٹیم:
مدیرِ اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
مدیرہ: آمنہ خورشید
معاونات: عائشہ فاروق، امّ عفاف، فائزہ بشیر،
آمنہ سعید، فاطمہ سعید، سیما رضوان، ہادیہ زریں، مریم اقبال

القرآن

”کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو (۶) (زمین کی) میخیں نہیں بنایا۔(۷) اور اس کے علاوہ ہم نے اور بھی قدرت ظاہر فرمائی چنانچہ ہم ہی نے تم کو جوڑا یعنی مرد عورت بنایا۔(۸) اور ہم نے تمہارے سونے کو راحت کو چیز بنایا۔(۹)۔“ (سورہ النباء)

الحدیث

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اخلاق و کردار کی اچھائی کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔“ (مسند احمد)

محمد عبدالحمید صدیقی نظر لکھنوی

حشر تک باقی رہیں گے اس کے قرآن و حدیث

خارج از امکاں ہے تکمیلِ بیانِ مصطفیؐ
بس ہوں تا مقدور میں بھی نغمہ خوانِ مصطفیؐ
کیا بشر سمجھے گا ذاتِ بے کرانِ مصطفیؐ
خالقِ کونین بھی ہے قدر دانِ مصطفیؐ
آئے دنیا سے سمٹ کر عاشقانِ مصطفیؐ
دیدنی ہے ازدحامِ آستانِ مصطفیؐ
شانِ آقائی تو دیکھیں سرورِ کونین کی
رہتی دنیا کے ہیں آقا، خادمانِ مصطفیؐ
بے مثیل و منفرد اپنی صفات و ذات میں
دونوں عالم میں نہیں کوئی بسانِ مصطفیؐ
دل پذیر و دل نشیں کیونکر نہ ہو ان کا کلام
وحیِ رب ہے ماخذِ حرفِ زبانِ مصطفیؐ
ہم خدا کو مانتے پہچانتے ہیں اس طرح
جس طرح ہم نے سنا ہے از زبانِ مصطفیؐ
حشر تک باقی رہیں گے اس کے قرآن و حدیث
حشر تک چلتی رہے گی داستانِ مصطفیؐ

پیامِ حیاء کے لیے تحریر کیسے بھیجیں؟

1۔ان پیج فائل / مائیکروسافٹ ورڈ بھیجیں۔

2۔ایک صاف کاغذ پر خوشخط تحریر لکھیں اور اس کی واضح فوٹو لے کر بھیجیں۔

پیامِ حیا کی تحریر کہاں بھیجیں:

1 ۔اس ای میل ایڈریس پر بھیجیں۔
haya.online@yahoo.com

2۔ہمارے فیس بک پیج پر میسج بھیجیں۔
https://www.facebook.com/payamehaya

3۔اس فارم کے ذریعے بھجیں۔ Opinion Form

کسی بھی موضوع پر کہانی یا مضمون بھیجا سکتا ہے۔ مستقل سلسلے جیسے ہدایت کے سنگِ میل، نعت، پکوان، ٹیکنالوجی، سنہری باتیں، معلوماتِ عامہ، صحت اور بیوٹی ٹپس کے لیے بھی تحریریں بھیج سکتے ہیں۔ اپنا اور شہر کا نام ضرور واضح کریں۔ ای میل کا جواب ایک سے دو دن میں دیا جاتا ہے۔

مولانا محمد اسماعیل ریحان

حرفِ اوّل

شام لہو لہو ہے!

گزشتہ چندماہ سے شام کی اضطراب انگیز صورتحال میں اضافہ ہوا ہے۔حلب پر بہیمانہ بمباری اور لاکھوں مسلمانوں کی نقل مکانی نے انسانیت کا سرشرم سے جھکا دیا۔شام میں جاری خانہ جنگی دن بدن زیادہ تشویش ناک صورتحال اختیار کرتی جارہی ہے۔بشارالاسد حکومت نے چند دن قبلشام کے بے قصور شہریوں پر کیمیائی گیس پھیلانے والے ہتھیاروں کا تجربہ کیا جس سے بیسیوں جانیں نہایت اذیت ناک انداز میں تلف ہوئیں۔اب تک کی اطلاعات کے مطابق کم از کم ۷۲افراد جاں بحق ہوئے ہیں جن میں ۲۷ معصوم بچے بھی شامل ہیں۔اس بے رحمی پر انسانیت سسک اٹھی اور پوری دنیا میں اس درد کی ٹیسیں محسوس کی گئیں ،جگہ جگہ احتجاج ہوا،یورپ اور امریکا تک میں اسے شرمناک اور انسانیت سوز کارروائی کہا گیا مگر عملاً مسلمانوں کا قتلِ عام اب بھی جاری ہے۔

شام کا قضیہ ایک ایسا ہولناک کھیل ہے جس میں عالمی طاقتیں نہایت ہوشیاری، احتیاط اور پردہ داری کے ساتھ شریک ہیں۔ روس، امریکا اور اسرائیل اس پوری جنگ کے مرکزی کردار ہیں۔

امریکا جیسے اسلام دشمن نے بشار کے خلاف بیان اور میزائل داغے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سب سے بڑی استعماری طاقت کے دل میں مسلمانوں کا درد جاگ اٹھا ہے۔جس طاقت نے مسلمانوں کی ایک بہن عافیہ صدیقی کو۸۶سال کی سزا دے دی اور مسلمانوں کے جذبات کا ذرا بھی خیال نہ کیا اور جس کی پشت پناہی سے فلسطینی مسلمانوں کی ہر شب شبِ غم اور ہر دن یوم حشر ہے،اس کے بارے میں کوئی سمجھ دار شخص یہ توقع نہیں کرسکتا کہ اسے شامی مسلمانوں سے کوئی ہمدردی ہے۔

عالمی طاقتوں کی سازشو ں کے کئی رُخ ہوتے ہیں،معاملات کو اس طرح الجھادیا جاتا ہے کہ جو فیصلہ ہو،اس میں عالمی طاقتوں کا مفاد ہی ملحوظ ہو۔یہ عالمی طاقتیں شام کے قضیے کو زیادہ سے زیادہ طول دینے کی کوشش کررہی ہیں تاکہ یہاں کے جری اور ایمان دار جوانمرد نہایت قلیل

ہو کر اسرائیل کے لیے آسان شکار بن جائیں بلکہ اسرائیل کے مقابلے میں اُس طاقتور شام کا وجود ہی ناممکن بن جائے جو دجال کے خلاف امام مہدی کی قیادت میں شام میں ترتیب دیا جائے گا۔

اس وقت شام دنیا کے ان ممالک میں شامل ہو چکا ہے جہاں مردوں کا تناسب سب سے کم رہ گیا ہے۔ ایک سروے کے مطابق وہاں نوجوانوں کے جنگ کی نذر ہونے اور بوڑھوں کے امراض اور مصائب سے فوت ہونے کے بعد ستر فیصد سے زیادہ محض خواتین رہ گئی ہیں۔ وہ شہر جو خطرے کی زد سے باہر ہیں، وہاں بھی لڑکیوں کے لیے رشتہ ملنا، دنیا کا سب سے مشکل کام بن گیا ہے۔ جو بے چارے جنگ زدہ علاقوں یا مہاجر کیمپوں میں ہیں، ان کے مسائل کا اندازہ ہمیں اپنے گھروں میں بیٹھ کر نہیں ہو سکتا۔ اتنا جان لینا کافی ہے کہ صاف پانی کا ایک گلاس مل جانا، ان کے لیے دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

کاش کہ مسلم ممالک کے سربراہان اس سنگین قضیے

کو امریکا اور روس کی صوابدید پر نہ چھوڑیں۔ انہیں شام، افغانستان اور کشمیر سمیت اپنے تمام لاینحل مسائل کو حل کرنے کے لیے عالمی طاقتوں کی کاسہ لیسی ترک کر کے ایک صف میں کھڑے ہونا ہوگا، ورنہ تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

ہدایت کے سنگِ میل

ام محمد۔ کراچی

"حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ"

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے دیرینہ دوست اور سفر و حضر کے ساتھی تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ تو سب سے پہلے آپ کو یہ شرف حاصل ہوا۔ کہ آپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی۔ آپ کے بارے میں علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے۔

افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق

سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور 1428 سال سے علمائے اسلام اس کا اعلان کر رہے ہیں۔

اور یہ اعلان ابد الاباد تک ہوتا رہے گا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد ہر موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ صرف مالی تعاون کیا۔ بلکہ ہر مشکل وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون و مدد گار رہے۔ ہجرت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے۔ تمام غزوات میں آپ شریک ہوئے، اور یہ حقیقت ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیر اول تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بہت سے فضائل و مناقب بیان فرمائے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ابو بکر فی الجنۃ (ترمذی)

"ابو بکر جنت میں ہیں۔"

اور یہ بھی فرمان نبوی ہے :

"میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہے۔" (ترمذی)

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

ان من امن الناس صحبتہ ومالہ ابو بکر رضی اللہ عنہ

”حقوق صحبت کی ادائیگی اور مال خرچ کرنے میں تمام لوگوں سے بڑھ کر احسان مجھ پر بلاشبہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ “

پھر ارشاد فرمایا:

ولو کنت متخذ ااخلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا (بخاری و مسلم)

”اگر میں اپنے رب کے سوا کسی اور کو خلیل بناتا، تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ “

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض (بخاری)

”تم غار میں میرے رفیق تھے اور حوض کوثر پر میرے رفیق ہوگے۔ “

جامع ترمذی میں امام ترمذی نے اور تاریخ الخلفاء میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب کے سردار اور ہم سب سے بہتر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ پیارے تھے۔ غزوہ تبوک رجب 9 ہجری میں پیش آیا۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے چندہ کی اپیل کی۔ ہر صحابی نے اپنی طاقت کے مطابق اس غزوہ کے لئے مالی تعاون کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جس وقت غزوہ تبوک کے لئے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالی تعاون کی اپیل کی۔ اس وقت میرے پاس بہت مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ سکتا ہوں تو وہ یہی موقع ہے۔ چنانچہ میں گھر گیا۔ اور اپنا نصف مال لاکر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ! اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نصف مال آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا ہے۔ اور نصف مال اپنے اہل وعیال کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔

اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ان کے پاس جو کچھ تھا۔ وہ سب لاکر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے ان کے لئے اللہ اور اس کے

رسول کو چھوڑا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کبھی بھی بازی نہیں لے جاسکتا۔ علامہ اقبال نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو اس شعر میں نظم کیا ہے۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے ہے خدا کا رسول بس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 12 ربیع الاول 11 ھجری کو وصال فرمایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں جھوٹے نبی پیدا ہو چکے تھے۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو کئی اور فرقے اسلام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

ایک تو جھوٹے مدعیان نبوت تھے۔ ان کے علاوہ ایک گروہ ایسا پیدا ہوا۔ جس نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اور ساتھ ایک اور گروہ سامنے آیا۔ جنھوں نے دین اسلام سے انحراف کیا۔ یعنی مرتدین اسلام۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے یہ بڑا سخت وقت تھا۔ آپ نے ان سب فتنوں کا بڑی بہادری، شجاعت اور فہم و بصیرت سے مقابلہ کیا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

لقد قمنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما کنا نھلک فیہ لولا ان اللہ من علینا بابی بکر

"ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایسے حالات میں گھر گئے تھے۔ کہ اگر اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہم ہلاک ہو جاتے۔"

عرف عام میں اگرچہ خلفائے راشدین میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو زیادہ شہرت حاصل ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ اگر خلیفہ اول نے پورے عرب کو ایک اسلام کے عَلَم کے نیچے لا کر نہ جمع کر دیا ہوتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو عظیم کارنامے انجام دیئے۔ ان کے لئے راہ ہموار نہیں ہو سکتی تھی۔ (صدیق اکبر از مولانا سعید احمد اکبر آبادی ص 11۔ مطبوعہ دہلی 1957ء)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت سوا دو برس ہے۔ اور اس قلیل مدت میں آپ نے جو عظیم الشان کارنامے انجام دیئے۔ ان کی مثال تاریخ اسلام میں مشکل ہی سے ملے گی۔ مولانا طالب الہاشمی مرحوم لکھتے ہیں کہ:" حضرت ابو بکر صدیق کی مدت خلافت صرف سوا دو برس ہے لیکن اس قلیل مدت میں انہوں نے جو عظیم الشان کارنامے انجام دیئے۔ ان کا حال پڑھ کر انسان ورطہ حیرت

میں غرق ہو جاتا ہے۔ انہیں اپنے دور خلافت کا بیشتر حصہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے نمٹنے میں صرف کرنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود وہ ملکی نظم و نسق سے غافل نہیں رہے فی الحقیقت انہوں نے اپنی قوت ایمانی، تدبر و فراست اور عزم و ہمت کی بدولت نوزائیدہ خلافت اسلامیہ کو اتنی مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا۔ جس پر ان کے اولوالعزم جانشین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک عظیم الشان تعمیر کر دی۔ (سیرت خلیفۃ الرسول: ص 477)

علم و فضل کے اعتبار سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے جامع الکمالات تھے۔ تفسیر، حدیث، علم تفسیر، علم الانساب، شعر و سخن، حکایت، تحریر و کتابت میں انہیں مہارت تامہ حاصل تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان کارنامہ "جمع قرآن مجید" ہے۔ موطا امام مالک میں ہے کہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ قرآن مجید کے تمام اجزاء کو جمع کر کے ایک کاغذ پر یک جا جمع کرنے کا اہتمام کریں۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ عظیم الشان کارنامہ انجام دیا۔

وفات :

7 جمادی الثانی 13 ہجری کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا۔ اس دن سردی بہت زیادہ تھی۔ جس کی وجہ سے بخار ہو گیا۔ 15 دن مسلسل بخار رہا۔ 22 جمادی الثانی 13 ہجری بروز دوشنبہ مغرب اور عشاء کے درمیان انتقال کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیئے گئے۔ وفات کے وقت عمر 63 سال تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات پر ارشاد فرمایا: "آج خلافت نبوت کا انقطاع ہو گیا۔"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا ابو عامر رضی اللہ عنہ کا پیغام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تو آپ نے پہلے پانی منگوایا، وضو کیا پھر ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ "اے اللہ! ابو عامر عبید کو معاف کر دے اور قیامت کے دن اسے بے شمار لوگوں پر برتری عطا فرما۔" (صحیح بخاری، المغازی: 4323)

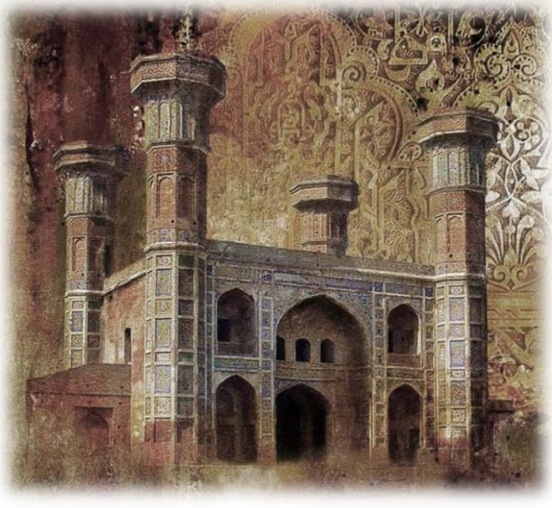

جانے انجانے

تحریر: فاطمہ ایڈووکیٹ۔ ینبع، سعودیہ

"میں آپ سے اتنے مہینوں سے کہہ رہی ہوں کہ مدینہ شریف لے چلیں اور آپ ہیں کہ مان ہی نہیں رہے۔" میں نے خان صاحب سے منہ پھلا کر شکایت کی۔ اتنے مہینے ہوگئے تھے مدینہ شریف گئے، اب پھر سے دل بے سکوں ہو رہا تھا۔

دیکھا آپ بھی حیران ہوئے ناں؟ جی جناب تو آپ کی حیرانی دور کیے دیتے ہیں ذرا صبر تو کریں۔ بات یہ ہے کہ ہم سعودیہ کے شہر ینبع میں رہتے ہیں۔ یہاں سے مدینہ اور مکہ کچھ ہی گھنٹوں کے فاصلے پر ہیں اس لیے ہم دو تین مہینے کے وقفے سے مکہ مدینہ شریف ہو آتے ہیں۔ یقین جانیں اس قدر سکون ملتا ہے بیان سے باہر ہے۔

خاص طور پر مدینہ شریف جا کر تو ہر وقت یہی احساس گھیرے رکھتا ہے کہ ہم پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و شفقت کے سائے میں آ گئے ہیں۔ ہوا سے بھی زیادہ ہلکے پھلکے ہو گئے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے زندگی میں جیسے کوئی پریشانی رہی ہی نہیں۔ مدینہ شریف کی ہواؤں میں اتنا سکون ہے میں اسے الفاظ میں بیان نہیں کر پا رہی ہوں۔ جب آپ کو اللہ توفیق دیں گے مدینہ شریف جانے کی تب آپ کو میری باتیں یاد آئیں گی۔ آپ بھی اسی کیفیت سے ضرور گزریں گی جو میں نے پہلے بیان کی۔

"ایک تو تم ہر بات پر منہ پھلا لیتی ہو وہ جو میرا فلسطینی سٹوڈنٹ ہے اس کی طرح!" خان صاحب بے حد ہنستے ہوئے بولے

"ہائے!" میں تو چیخ ہی پڑی۔

"وہ تھرڈ گریڈ کا سٹوڈنٹ ... وہ چھوٹو سا ناں؟؟ جس کی آپ نے بات نہیں مانی تھی اور وہ کلاس میں ہی زمین پر لیٹ کر رونے لگ گیا تھا؟ ہونہہ! میں وہ نہیں ہوں۔" میں نے

پہلے سے بھی زیادہ منہ پھلا لیا، بلکہ پھلا کے کپا کر لیا بھئی پھر اپنی بات بھی تو منوانی ہوتی ہے ناں! سمجھا کریں۔

"اچھا ٹھیک ہے کچھ ارینجمنٹ کرتا ہوں۔" میرا کپا منہ دیکھ کر خان صاحب نے جلدی سے مجھے تسلی دی۔

"یاہو وو! گڈ ہو گیا۔ مدینہ جائیں گے مدینہ جائیں گے۔ ان شاء اللہ!" میں بچوں کی طرح خوش ہوتی کچن میں چل دی۔ اب آپ سے کیا چھپاؤں خوشی میں زیادہ بھوک لگنے لگتی ہے ناں!

شام کو خان صاحب گھر آئے تو میں نے مدینہ شریف جانے کا پوچھا۔

"ہاں جی کنفرم ہی ہے۔ اسکول کی بس لے کر جا رہی ہے سب ایمپلائز کو، مطلب جو بھی جانا چاہے۔"

"اور قیام؟" میں نے جلدی سے ان کی بات کاٹی، جو کہ بہت بری بات ہے خیر!

"کہاں کا قیام بھئی، اسی دن شام کو واپسی ہے محترمہ، میں نوکری کرتا ہوں، بادشاہ نہیں ہوں" خان صاحب تو بگڑ ہی گئے۔

"اچھا ناں! میرا دل تھا کہ ویک اینڈ مدینہ شریف گزارتے چلیں خیر! یہ بھی بہت خوشی کی بات ہے۔ الحمدللہ!
"

جمعہ کی صبح چھے بجے فی مرد اور خواتین ایمپلائز کی بس الگ الگ تیار کھڑی تھیں۔ ہم سب سے آخر میں اپنے فلیٹ سے نکلے اور فیمیلز کی بس میں سیٹ نہیں ملی۔

"اب کیا کروں؟" میں تو بہت ہی پریشان ہو گئی۔

"کچھ نہیں ہوتا، میرے ساتھ میلز کی بس میں ہی چلو۔" خان صاحب بولے۔ ایک دو اور خواتین بھی جگہ نہ ملنے کی وجہ سے مرد حضرات کی بس میں تھیں۔

میں بہت ہچکچاتے ہوئے میلز کی بس میں بیٹھ گئی۔ پردے میں تھی اور بس کی آخری سیٹ پر لیکن پھر بھی بہت الجھن محسوس ہو رہی تھی۔ دو گھنٹے کے بعد بس پٹرول پمپ پر رکی تو ٹرانسپورٹ انچارج نے خان صاحب کو کہا کہ فیملی فی میلز کی بس میں بھیج دیں۔ اسی بات پر تو تو میں میں ہو گئی اور خان صاحب نے مجھے نہیں بھیجا، کیوں کہ وہاں سیٹ ہی نہیں تھی۔ جنت البقیع کے پاس پہنچ کر مرد حضرات کی بس کا ٹائر پنکچر ہو گیا تو مجھے مجبوراً خواتین کی بس میں جانا پڑا۔ دونوں بسیں آگے پیچھے سفر کر رہی تھیں، ایک رکی تو دوسری بس اس کو دیکھ کر رک چکی تھی۔

خیر میں ننھے عبدالاحد کو لے کر فی میلز بس میں آئی۔ الجھن کوفت اور شرمندگی سے میرا برا حال تھا۔ چھوٹی سی ایک فولڈنگ سیٹ بچی تھی اس پر دھپ کر کے بیٹھ گئی۔

”کیا ہوا فاطمہ؟“ میری ہمسائی زائمہ نے پوچھا۔

اور پھر جناب مت پوچھیں۔ ٹرانسپورٹر سپر وائزر کے خلاف چغلیوں اور کڑوی باتوں کا ایک طوفان تھا جو میرے منہ سے نکلا۔ میں شدید غصے کی حالت میں بھول ہی چکی تھی کہ میں حرم کی حدود میں ہوں۔ زائمہ مجھے اتنے غصے میں دیکھ کر ڈر گئی اور منہ دوسری طرف کر کے بیٹھ گئی۔ اللہ کی بندی، مجھے چپ تو کرواتی، سمجھاتی کہ حرم کی حدود میں ہو ، گالی مت دو، لیکن خیر! شاید اس کو بھی خیال نہ رہا ہو۔

”فاطمہ بھابھی کیسی ہیں؟“شرمین جو مجھ سے پچھلی سیٹ پر تھی، بولی۔” ٹھیک ہوں یار، آپ سنائیں؟“ میں نے انتہائی بیزاری سے جواب دیا۔ وہ بے چاری بھی منہ بند کر کے بیٹھ گئی۔

اف توبہ! کتنا غلط کیا ناں میں نے، جانے انجانے میں۔ یہ احساس بہت بعد میں ہوا تھا۔

خیر جناب! بس ٹھیک ہو گئی تو ہم مسجد نبوی کے پاس ہی اترے۔ خان صاحب بھی آ گئے، شرمین بھی ہمارے ساتھ ہی رہیں۔

” اچھا میں جا رہا ہوں باقی لوگوں کے ساتھ ، تم شرمین کے ساتھ ہی رہنا، گم ہو گئی تو باتھ روم کا گیٹ نمبر بتانا، میں آجاؤں گا ٹھیک ہے؟“

” جی جی ٹھیک ہے۔“ میں نے ان کو تسلی دی۔

”آئیں بھابھی پہلے جلدی سے وضو کر لیتے ہیں پھر بہت رش ہو جائے گا اور مسجد کے اندر بھی جگہ نہیں ملے گی۔“ میں نے شرمین بھابھی سے کہا اور پھر مت پوچھیں ان کی زبان اور چلنے کی سپیڈیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ انکی زبان زیادہ تیز چل رہی ہے یا وہ خود۔

جی آپ بالکل ٹھیک سمجھے، وہ مسجد نبوی کے واش رومز، مسجد نبوی کے صحن میں اپنے شوہر کی چغلیاں کر رہی تھیں، اپنی ساس کی بھی اور مزے کی بات وہ ساتھ ساتھ ایک ایک ریال وہاں کے ورکرز کو صدقہ بھی دیتی جا رہی تھیں۔ میں تو حیران ہی رہ گئی۔

مسجد نبوی کے اندر آ کر ان کی زبان اور ٹانگوں ، دونوں کو بریک لگے۔

” اماں جی دیکھیں نا آپ نے کتنی جگہ گھیری ہوئی ہے ، دیکھیں ہمارے ساتھ چھوٹا سا بچہ ہے ، ہمیں تھوڑی سی جگہ دے دیں۔“ شرمین مسکین شکل بنائے، پاکستانی بڑھیا خاتون سے التجا کر رہی تھیں اور میں نقاب کے پیچھے مسکرا رہی تھی۔

کیوں؟ اوہ! بتاتی ہوں ناں مسکرانے کی وجہ تاکہ آپ بھی میرے ساتھ مسکرائیں جناب! وہ خاتون مسجد کے اندر بہت اطمینان سے ٹانگیں لمبی کر کے اور بازو پھیلا کر لیٹی ہوئی

تھیں۔ ہوں گی میری آپ کی دادی جان کی عمر کی۔ اب بندہ ان کے ساتھ سختی کیسے کرے؟ ایک تو مسجد نبوی کا لحاظ پھر ان کا بڑھاپا۔

اب سنیں انہوں نے شرمین کو جواب کیا دیا۔ ”

میں کیوں جگہ دوں، میں پیسے نہیں لگا کر آئی پاکستان سے، صرف تم لوگوں نے ہی پیسے دیے ہیں، میرا حق زیادہ بنتا ہے بس، میں نہیں ہٹتی یہاں سے۔“

میرا تو قہقہہ نکلا یہ سن کر، لیکن پھر میں نے نرم لہجے میں کہا۔

"اماں جی! دیکھیں اگر آپ لوگوں کے لئے آسانی پیدا نہیں کریں گی تو اللہ کے نبی آپ سے ناراض ہو جائیں گے، آپ سے درخواست کر رہے ہیں ناں، مان جائیں۔“ میں نے بہت ہی پیار سے ان کو سمجھایا، بات ان کی سمجھ میں آئی اور ہمیں نماز کی جگہ ملی الحمدللہ۔

نماز جمعہ ادا کر کے صحن میں ہی تھی کہ خان صاحب کی کال آگئی۔

”کدھر ہو بھئی، بائیس نمبر گیٹ پر آجاؤ، واپسی ہے اب۔“

ٹھک فون بند، حد ہے۔ بندہ اگلے کی بھی سنے ناں، میں نے سخت کوفت میں موبائل بیگ میں رکھا اور بائیس نمبر گیٹ ڈھونڈنے لگ گئی، اللہ اللہ کر کے گیٹ ملا۔ خان صاحب اور ان کے پاکستانی دوست کی فیملی بھی ساتھ ہی کھڑی تھی۔ ان کے ساتھ ہم نے ان کی پراڈو میں واپسی کا سفر کیا، الحمدللہ! بہت ہی آسان سفر تھا اللہ کے کرم سے۔ گھر پہنچ کر بالکل بھی تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوا۔

اس سارے واقعے کو ایک مہینہ گزرا تھا کہ میرا دل پھر مچل گیا۔

” مدینہ شریف لے جائیں پلیز!“

” جی نہیں! بالکل بھی نہیں، میں خود جاؤں گا اس بار! تم اور عبدل گھر پر ہی رہو۔ فولڈنگ سیٹ پر نہیں بیٹھنا، یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا، اتنے نخرے کیے تم نے لاسٹ ٹائم، مجھے بہت شرمندگی ہوئی، بس گھر بیٹھو اب۔“ خان صاحب یکایک برس ہی پڑے اور میں؟ میری حالت کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

” اتنا غصہ کیوں آخر کیوں؟ اگر ایسی کوئی بات تھی تو اسی وقت کرتے، ایک مہینے بعد کیوں؟ ان کی تو ایسی عادت ہی نہیں۔“ میں سخت حیران تھی، کچھ الجھن سی تھی۔ کیا وجہ ہے جو میرا مدینہ شریف جانے کا بندوبست نہیں ہو رہا۔

اسی الجھن میں دو دن گر گئے، سوموار اور منگل۔

یاد کرو فاطمہ بی بی ایسا کیا گناہ ہوا ہے۔ ایسی کون سی سنگین غلطی کر بیٹھی ہو، جو اللہ کے نبی کی طرف سے بلاوا

Darsequran.com

نہیں آیا اس بار۔ اللہ جی!! یاد کیوں نہیں آرہا۔

" ایک تو تم عورتیں چغلی بہت کرتی ہو۔" میں سوچوں میں گم تھی کہ خان صاحب کی آواز آئی۔

" ہاں چغلی!! یاد آگیا۔ تھینک یو عبدل کے پاپا!!!" میں خوشی سے چیخ ہی پڑی۔

خان صاحب حیران و پریشان کہ محترمہ کو ہوا کیا ہے۔

میں نے جلدی سے وضو کیا، نماز پڑھی اور اللہ سے معافی مانگی۔

" اللہ جی رئیلی سوری۔ غصہ عقل کو کھا جاتا ہے، میرے ساتھ بھی یہی ہوا تھا اس دن، پلیز اللہ جی! معاف کر دیں، مجھے زیرو پرسنٹ بھی دھیان نہیں رہا کہ میں حرم کی حدود میں ہوں۔ پلیز اللہ جی اب ایسا کچھ نہیں کروں گی۔ معاف کر دیں اپنے پیارے حبیب محمد صل اللہ علیہ وسلم کے صدقے معاف کر دیں۔ غلطی ہو گئی پلیز مسجد نبوی جانے کا بہت اچھا اور آرام دہ بندوبست فرما دیں۔ پلیز اللہ جی۔ میں رو رو کر اللہ سے معافی مانگتی رہی، کافی دیر بعد جا کر سکون آیا۔

اور آپ یقین نہیں کریں گے۔ اسی شام کو خان صاحب نے مجھے تیاری کرنے کا بولا۔

کہاں کی؟ جی جناب! مدینہ جانے کی ٹھیک سمجھے آپ۔ اللہ نے مجھے معاف کر دیا۔ میری دعائیں قبول ہو گئیں اور ہم پھر سے ایک چکر مدینہ شریف کا لگا آئے۔

اس سارے واقعے سے میں نے کیا سیکھا؟ اور آپ نے کیا سیکھنا ہے؟ جناب! ہم جانے انجانے میں بہت ڈھیر ساری غلطیاں اور گناہ کر جاتے ہیں، بالکل بے دھیانی میں، اور پھر ہم پر اللہ کی ناراضگی آتی ہے، مصیبتیں آتی ہیں اور ہمیں سمجھ ہی نہیں لگتی کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟ میرا یہ چھوٹا سا واقعہ یقیناً آپ سب کو یہ بتانے کے لیے کافی ہو گا کہ غلطی بے دھیانی میں ہو ہی گئی ہے تو اللہ جی سے معافی مانگ لیں اور آئندہ پکا ارادہ کر لیں کہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ اللہ پاک ہم سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ یقین کریں جب ہم پورے یقین و ایمان سے معافی یا کچھ بھی طلب کرتے ہیں تو اللہ پاک بھی اپنے بندے کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ آپ سب سے درخواست ہے جو سعودیہ رہتے ہیں یا حج و عمرہ کے لئے آتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خاص خیال رکھیں، حرم کی حدود میں چغلی، غیبت، غصہ، جھوٹ نہ بولیں۔ خدارا! دکھاوا بھی نہ کریں، عبادت کے لئے آئے ہیں، عبادت کریں، نیکیاں کمائیں، اللہ کے نبی کے دربار پر ہر کوئی نہیں آتا، جو آتا ہے انتہائی خوش نصیب ہوتا ہے۔

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے\
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ درِ حبیب ﷺ کی بات ہے\
جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا\
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

اشفاق احمد کی باتیں

”مجھ میں کمی یہ ہے کہ مجھے ایسا وقت نہیں ملتا، ایسی دھوپ نہیں ملتی، ایسالان نہیں ملتا کہ جہاں پر میں ہوں اور میرا پلن ہار، اور کچھ نہ کچھ اس سے بات ہو۔ عبادت اپنی جگہ، بلکل ٹھیک ہے لیکن اللہ خود فرماتا ہے کہ جب تم نماز ادا کر چکو پھر میرا ذکر کرو، لیٹے ہوئے، بیٹھے ہوئے یا پہلو کے بل۔

لیکن آدمی ایسا مجبور ہے کہ وہ اس ذکر سے محروم رہ جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ سوچیں کہ اس وقت میرا اللہ کہاں ہے؟ کیسے ہے؟ شہ رگ کے پاس تو ہے مگر میں کیوں خالی خالی محسوس کرتا ہوں؟

تو پھر آپکو ایک حرکت، ایک وائبریشن محسوس ہوتی ہے۔ یہ بڑے مزے کی اور دلچسپ باتیں ہیں لیکن ہم اتنے مصروف ہو گئے ہیں کہ اس طرف جا ہی نہیں سکتے۔“

(زاویہ سے اقتباس)

”اماں کو باسی کھانے، پرانے ساگ، اترے ہوئے اچار اور ادھ کھائی روٹیاں بہت پسند تھیں۔ دراصل وہ رزق کی قدردان تھیں، شاہی دستر خوان کی بھوکی نہیں تھیں۔ میری چھوٹی آپا کئی مرتبہ خوف زدہ ہو کر اونچی آواز میں چیخا کرتیں۔

"اماں حلیم نہ کھاؤ، پھول گیا ہے۔ بلبلے اٹھ رہے ہیں۔"

"یہ ٹکڑا پھینک دیں اماں، سارا جلا ہوا ہے۔"

"اس سالن کو مت کھائیں، کھٹی بو آرہی ہے۔"

"یہ امرود ہم نے پھینک دیے تھے، ان میں سے کیڑا نکلا تھا۔"

"لقمہ زمین سے نہ اٹھائیں، اس سے جراثیم چمٹ گئے ہیں۔"

"اس کٹورے میں نہ پیئیں، یہ باہر بھجوایا تھا۔"

لیکن اماں چھوٹی آپا کی خوف ناک للکاریوں کی پرواہ کئے بغیر مزے سے کھاتی چلی جاتیں۔ چونکہ وہ تعلیم یافتہ نہیں تھیں اس لئے جراثیموں سے نہیں ڈرتی تھیں، صرف خدا سے ڈرتی تھیں!“

(صبحانے فسانے، عنوان اماں سردار بیگم، صفحہ نمبر 15)

Darsequran.com

ذراسی بات

حیاء مسکان
(دوسری قسط)

کھانے کی میز پہ زبیر صاحب نے اپنا فیصلہ سب کے سامنے رکھ دیا جسے سن کے وہ گنگ تھیں۔ وہ کسی طور پہ اس کے لئے رضامند نہیں تھیں۔

"میں نے زونیر کا داخلہ بورڈنگ سکول میں کروادیا ہے۔ بہت اچھا ماحول ہے۔ اس سکول کی شہرت بہت زبردست ہے۔"

شمائلہ بیگم بالکل راضی نہیں تھیں۔ ان کے خیال میں زونیر ابھی بہت چھوٹا تھا لیکن زبیر صاحب کے دلائل کے آگے بے بس ہو گئی تھیں۔ زونیر جو دادی جان کے پاس بیٹھا تھا یہ سنتے ہی ان سے لپٹ گیا اور زور زور سے رونے لگا۔

"دادی جان مجھے نہیں جانا میں آئندہ کوئی شرارت نہیں کرونگا۔ اچھا بچہ بن کے رہونگا۔ پلیز مجھے مت بھجیں۔"

اماں جان سے زونیر کا رونا دیکھا نہیں جارہا تھا۔ ان کا کلیجہ پھٹ رہاتھا۔ اک بار پھر انھوں نے زبیر صاحب کو منانے کی کوشش کی۔ مگر زبیر صاحب کے حتمی جواب پہ وہ خاموش ہو گئیں۔

آخر وہ اذیت بھری گھڑی آپہنچی تھی جب زونیر بورڈنگ روانگی کیلئے گھر سے رخصت ہو رہا تھا۔ بڑی مشکل سے اس سے بہلا پھسلا کے راضی کیا تھا اماں جان نے۔ زونیر روتا ہوا چلا گیا تھا۔ اماں جان نے کس طرح دل پہ پتھر رکھ کر اس سے بھیجا یہ صرف وہ ہی جانتی تھیں۔ زونیر ان کے ہاتھوں میں پلا تھا۔

زونیر مہینے میں صرف دو دن کیلئے آتا تھا اور ہفتے میں اک بار کال آتی تھی۔ جس میں وہ بس روتا رہتا۔ وقت تیزی سے پرواز کرتا گیا۔ زونیر سے جب بھی بات ہوتی وہ بس اک ہی رٹ لگائے رکھتا کہ اس سے واپس بلا لیا جائے۔ اماں جان بس دعائیں کرتی رہتیں۔

وقت کچھ اور آگے بڑھا۔ زری کی تربیت دادی نے اتنی عمدہ کی تھی کہ ہر کوئی اسکی تعریف کرتے نہ تھکتا۔ اسکول میں اسکی کارکردگی سے اس کے اساتذہ بے حد خوش تھے۔ وہ ان کی آنکھوں کا تارا بن چکی تھی۔

گھر میں بھی وہ سب کی جان تھی۔ اماں جان کی تو وہ دل کی دھڑکن تھی ہی۔ شمائلہ بیگم بھی دل ہی دل میں اس کی کارکردگی دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی رہتیں۔ زونیر بھی اپنی اس موہنی سی بہن پہ جان چھڑکتا تھا۔

شمائلہ بیگم اور زبیر صاحب کے پاس وقت کی قلت رہتی تھی۔وہ دونوں سرسری انداز لئے ملتے۔زری کو دعا دیتے۔ اوراسکو تحائف دے دیتے۔ بس اپنی ذمہ داری کو اتنا ہی سمجھتے۔

وقت اپنی پوری رفتار سے بھاگ رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے۔زری ساتویں جماعت میں آچکی تھی۔ زونیر میٹرک کر چکا تھا۔ آجکل چھٹیوں پہ گھر آیا ہوا تھا۔اماں جان اب بیمار رہنے لگی تھیں۔ اک دن رات کو وہ ایسی سوئیں پھر کبھی نہ جاگ سکیں۔

وہ دن پورے گھر کیلئے قیامت کا دن تھا۔زری اور زونیر نے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا۔ان کی تو اصل دنیا ہی دادی جان تھیں۔ اس باغ کو اماں جان نے اپنے خون سے سینچا تھا۔ اب ان کے بعد یہ گلستان بکھرنے لگا تھا۔شمائلہ بیگم اور زبیر صاحب بھی رنجیدہ تھے۔

تین دن گزر گئے تھے مگر زری نے کچھ نہیں کھایا تھا۔زونیر کو اسکی فکر لاحق تھی۔شمائلہ بیگم نے تھوڑی کوشش کی پھر انھوں نے بوا جی کو کہہ دیا اور خود کسی ضروری کام سے چلی گئیں۔

زونیر کے واپس جانے کا وقت آگیا تھا۔اور اس دوران اس نے زری کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا۔وہ اب پھر سے اسکول جانے شروع ہوگئی تھی۔اک بار پھر زندگی اپنے معمول پہ آچکی تھی ۔

اماں جان کی وفات کو پورا اک سال بیت چکا تھا۔زری آٹھویں جماعت میں آگئی تھی۔سب نارمل ہو چکے تھے۔ مگر زری ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ شمائلہ بیگم کے پاس ہمیشہ کی طرح وقت قلیل ہوتا تھا۔وہ زری کو توجہ نہیں دے پا رہی تھیں زری کلی طور پہ بوا جی کے رحم و کرم پہ تھی۔

زری اب وہ زری نہیں رہی تھی جو اپنی دادی جان کے زمانے میں ہوا کرتی تھی۔وہ اکیلے میں اکثر روتی رہتی۔ کئی کئی دن اسکول نہ جاتی۔اس سے اسکی کارکردگی بے حد متاثر ہوئی تھی۔نالائق اسٹوڈنٹ بنتی جا رہی تھی۔سب کے ساتھ اسکا رویہ بہت اکھڑا ہوا رہتا۔ بدتمیزی عروج پہ ہوتی۔

وہ جو اونچی آواز میں کبھی بات نہیں کرتی تھی اب اکثر چیختی چلاتی نظر آتی۔ کلاس میں بھی لڑائی جھگڑے میں سب سے آگے۔اساتذہ سے بدتمیزی کرنا۔ہوم ورک نامکمل رہتا۔اسکول سے تقریباروز کوئی نہ کوئی شکایت ضرور آجاتی۔ یہ سب شمائلہ بیگم کی برداشت سے باہر ہوتا گیا۔وہ خوب ڈانٹ ڈپٹ کرتیں زری پہ مگر اس پہ کوئی اثر نہ ہوتا وہ ڈھیٹ بن چکی تھی۔(جاری ہے)

معلومات

ماریہ غازی

کیا آپ جانتے ہیں؟

1.شام کے شہر ادلب میں 4 اپریل 2017 کو کیمیکل حملہ کیا گیا، جس میں سینکڑوں افراد زخمی جبکہ 80 کے قریب ہلاک ہوئے۔

مذکورہ کیمیکل حملے میں سیرین گیس کا استعمال کیا گیا۔ آخر یہ سیرین گیس کیا ہے؟

سیرین گیس ایک نروایجنٹ ہے جسے 1938 میں جرمنی میں کیڑے مار دوا کے طور پر بنایا گیا تھا۔ یہ اور گینوفاسفیٹ نامی کیڑے مار دوا سے کئی گنا زیادہ خطرناک ہے۔ اس کی کوئی بو ہوتی ہے نہ ذائقہ۔ یہ ایک شفاف مائع کی شکل میں ہوتی ہے اور آسانی سے پانی میں حل ہو سکتی ہے۔

یہ تیزی کے ساتھ کثیف گیس میں تبدیل ہو سکتی ہے اور بھاری ہونے کی وجہ سے زمین سے قریب رہتے ہے۔ اگر کوئی جاندار اس کی لپیٹ میں آتا ہے تو وہ سر درد، غنودگی، الجھن، آنکھوں میں تکلیف دھندلاپن، پتلیوں کا سکڑنا، کھانسی ناک بہنا، سینے کی جکڑن اور تیز سانس کا شکار ہو جاتا ہے۔

متاثرین کا کہنا ہے کہ یہ بالکل ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پھیپھڑوں میں آگ کا خنجر اتار دیا ہو۔ اس میں الٹی آنا، پیٹ درد، پیشاب آنا، ہیضہ، خون کی روانی میں پریشانی، دل کی دھڑکن اور کمزوری انتہائی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

اس کے جان لیوا اثرات میں تشنج، ہوش کا کھونا، فالج اور سانس کا رک جانا شامل ہیں۔ اگر کوئی انسان اس گیس کا شکار ہوتا ہے تو فوری طور پر اس کے کپڑے اتار دئے جائیں اور پورے جسم کو صابن اور پانی سے دھویا جائے۔ اگر دیکھنے میں دھندلاپن ہو تو 10 سے 15 منٹ تک آنکھوں کو دھویا جائے۔ اگر منہ میں گئی ہے تو الٹی نہ کرائی جائے اور نہ ہی کوئی شربت یا پانی پلایا جائے، ساتھ ہی فوراً میڈیکل کا انتظام کیا جائے۔

2. آئرلینڈ کے سائنسدانوں کی جانب سے انسانی جسم پر کی گئی تحقیق کے دوران ایک نئے عضو کے دریافت کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق سائنسدان نے انسانی جسم میں چھپا ایک نیا عضو جسے 'میسینٹری' کا نام دیا گیا ہے تلاش کر لیا جو نظام انہضام میں چھپا ہوا تھا جس کے ذریعہ 100 سال پرانی اناٹمی کو غلط ثابت کیا جاسکتا ہے۔

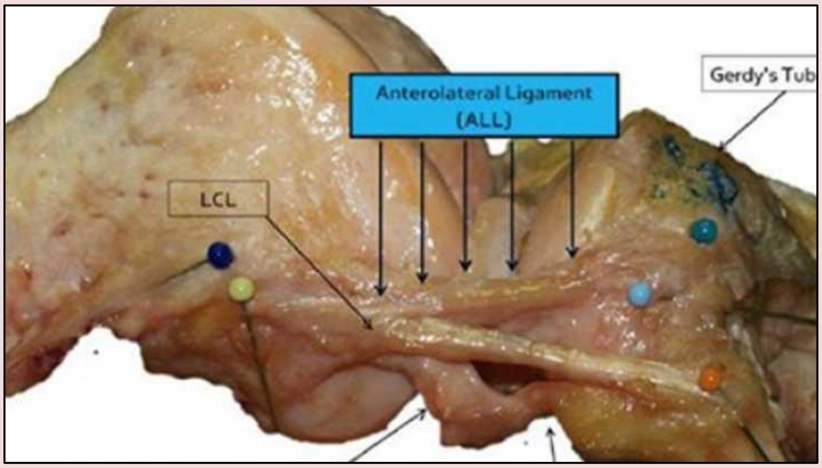

تحقیق میں دریافت کیا گیا ہے کہ ان معلومات سے مستقبل میں پیٹ اور انہضام کے عمل میں امراض کے علاج کو سمجھنے میں آسانی ہوگی اور آنتوں کے کسی حصہ کو معدے کے بیرونی حصے سے ملحق رکھنے والی جھلی کو بے ربط ڈھانچہ مانا جاتا رہا ہے،

تاہم پروفیسر جے کیلون کوفی کی تحقیق میں یہ کہا گیا ہے یہ بے ربط نہیں بلکہ ایک مسلسل ڈھانچہ ہے۔ رپورٹس کے مطابق پروفیسر نے اس عضو کے موجود ہونے کے کئی شواہد بھی پیش کیے ہیں

پروفیسر جے کیلون کوفی کے مطابق 'اس جھلی جیسی نظر آنے والی چیز کو ہم نے کبھی جسم کا عضو نہیں مانا، اور اس کے بارے میں زیادہ معلومات سے ناگوار سرجریز اور مشکلات سے بچنے کے مواقع حاصل ہوں گے۔

انسانی جسم کے ہر حصے کی طرح اس عضو کو سمجھ کر پیٹ کی بیماریوں کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

3. آپ نے دیکھا ہو گا بکریوں کی آنکھوں کی پتلی مستطیل شکل میں ہوتی ہے۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں ایسا کیوں ہے؟

مستطیل شکل کی پتلیاں بکریوں کو زیادہ چوڑے علاقے پر نظر رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی آنکھیں 50 ڈگری تک اوپر نیچے ہو سکتی ہیں جبکہ ایک عام انسان اپنی آنکھوں کو کو صرف 10 ڈگری تک اور نیچے کر سکتا ہے۔ اس طرح گھاس چرتے وقت بھی یہ بآسانی اپنے شکاریوں یا خطرات پر نظر رکھ سکتی ہیں۔

بکریوں کی مستطیل پتلیاں ان کی آنکھوں میں زیادہ روشنی جانے نہیں دیتیں اسی وجہ سے انہیں انسانوں کی طرح سورج کی روشنی میں اندھا پن محسوس نہیں

ہوتا۔

وہ جانور جو زمین سے قریب تر ہوتے ہیں ان کی پتلیاں گول اور زیادہ چوڑی ہوتی ہیں۔ ان میں خرگوش، بلی، کتے اور اسی طرح کے دیگر جانور شامل یں۔ جیسے جیسے اونچائی بڑھتی جاتی ہے پتلیوں کا دائرہ سکڑتا جاتا ہے۔

4. ماہرین فلکیات نے انکشاف کیا ہے کہ کائنات ہمارے سابقہ تخمینوں سے بھی 9 گنا زیادہ تیز رفتار کے ساتھ پھیل رہی ہے۔

یہ انکشاف خلا میں موجود ہبل دوربین کے ذریعے سامنے آیا ہے۔ سائنس دانوں نے ہبل کو خلا میں تاریک مادے 'ڈارک میٹر' پر تحقیق کیلئے استعمال کیا تھا۔ اس تحقیق میں کائنات کے پھیلنے کی شرح سے غلطیاں نکال کر اسے خاصی حد تک درست بنایا گیا ہے۔

علاوہ ازیں ماہرین فلکیات نے اس ضمن میں سپر نووا اور بعض اہم ستاروں کا جائزہ بھی لیا ہے۔ یہ اجرام فلکی وقفے وقفے سے روشنی خارج کرتے رہتے ہیں اور اسی روشنی کی بنیاد پر زمین سے ان کا فاصلہ معلوم کرنا آسان ہوتا ہے۔

سائنس دانوں نے پھیلتے ہوئے خلا میں کھنچتی روشنی کا بغور جائزہ لے کر اندازہ لگایا ہے کہ کائنات کے پھیلنے کی رفتار 73.2 کلومیٹر فی سیکنڈ فی میگا پارسیک ہے۔ ایک میگا پارسیک فاصلہ 3.26 نوری سال کے برابر ہوتا ہے اور اس سے معلوم ہوا ہے کہ کائنات پہلے کے مقابلے میں 9 گنا زائد رفتار سے پھیل رہی ہے۔

(حضرت حافظ محمد ابراہیم نقشبندی کے خطاب سے اقتباس)

”آج کل سائنس کا زمانہ ہے، گھر گھر کمپیوٹر اور موبائل موجود ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے بھی انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہیں تو سپر کمپیوٹر کے اس دور میں تو لوگوں کی سوچ ہی سائنسی ہو گئی ہے اور وہ ہر بات کو سائنسی نقطہ نظر سے سوچتے اور جانچتے ہیں۔ ایمان والوں کے دلوں میں اب وہ محبت نہیں رہی کہ وہ اس لئے عمل کریں کہ یہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے۔ آج کوئی سائنسی بات آجائے تو اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ آج کی سائنسی تحقیقات نبی علیہ السلام کی مبارک سنتوں کی افادیت کو کھول کھول کر بیان کر رہی ہیں، جبکہ قرآن نے آج سے چودہ سو سال پہلے اعلان کر دیا:

و من یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ (سورہ احزاب: تحقیق وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔“

تو نبی علیہ السلام کے طریقوں پر عمل کرنا، آپ علیہ السلام کے اخلاق و عادات کو اپنانا اس کو سنت کی پیروی کہتے ہیں، اب سنت کی پیروی عبادات میں ہو، معاشرت میں ہو، معیشت میں ہو، انفرادی یا اجتماعی سطح پر ہو تمام حالات میں یہ انسان کے لئے نفع بخش ہے اور اسی میں انسان کے لئے کامیابی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہ بات سو فیصد سچی اور پکی ہے۔

جو انسان نبی علیہ السلام کی سنتوں پر عمل کرتا ہے اس کے اندر نبی علیہ السلام کی محبت بیٹھتی چلی جاتی ہے۔ قرآن میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں "فاتبعونی" (تم میری اتباع کرو) اب اتباع کسے کہتے ہیں؟ اتباع کہتے ہیں کہ انسان حکم کی تعمیل کرے، مگر مجبوری سے نہیں بلکہ شوق و

رغبت کے ساتھ۔

یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب اتباع کرنے والے کو اپنے متبوع کی مکمل محبت حاصل ہو، مثال کے طور پر کہ ایک آدمی اپنے ملازم کو حکم دیتا ہے کہ تم بازار سے میرے لیے فلاں چیز لے کر آؤ۔

اب نوکر پیسے لے کر چلا جاتا ہے، لیکن اس کے دل میں غصہ آتا ہے کہ اتنی گرمی میں مجھے بھیج دیا وہ دل کی خراب کیفیت کے ساتھ یہ کام کرتا ہے اس کو اتباع نہیں کہتے بلکہ مجبوری کہتے ہیں۔

اس کے مقابلے میں کوئی عالم، کوئی اللہ والا اپنے شاگرد یا مرید کو وہی کام کہتا ہے اب وہ شاگرد یا مرید یہ جانتا ہے کہ میرے اس کام سے استاد یا شیخ خوش ہونگے، اور وہ دھوپ کی سختی کو نہیں دیکھتا- بلکہ جلد از جلد اس کام کو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لیے کہ اسے استاد کے دل کی خوشی مطلوب ہوتی ہے، اس کو اتباع کہتے ہیں .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا- تو جنت میں جانے کا آسان طریقہ سنت پر عمل کرنا ہے. سنت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا بچ گیا اور جو سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا۔ شیطان سے بچنا بہت مشکل ہے اور اگر کوئی طریقہ اس سے بچنے کا ہے تو وہ صرف اور صرف سنت پر عمل کرنا ہے، شیطان ہمارے ایمان کا ڈاکو ہے، اور سنت پر عمل اس کے خلاف ڈھال ہے، اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے ملنے کی دلیل بھی سنت پر عمل کرنا ہے۔

علامہ ابن القیم رحمتہ اللہ علیہ نے "زاد المعاد" میں لکھا ہے اسلام صرف رسالت کی تصدیق کا نام نہیں جب تک انسان پوری اطاعت کا عہد نہ کرلے تب تک وہ کامل مسلمان نہیں ہو سکتا۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس نے میری سنت کی حفاظت کی اللہ پاک چار طرح سے اس کا اکرام فرمائیں گے .

1. نیک لوگوں کے دل میں اس کی عزت ڈال دیں گے
2. فاجر و فاسق کے دل میں اس کی ہیبت ڈال دیں گے
3. :اس کا رزق وسیع فرما دیں گے
4. اس کو دین میں استقامت عطا فرمائیں گے

اگر ہم پورے دن کے کاموں کی لسٹ بنالیں تو بمشکل پندرہ بیس کام ایسے ہوں گے جو ہم روزانہ کرتے ہیں، مثلا کھانا پینا، سونا، کپڑے پہننا، بیت الخلاء جانا، بازار جانا، گھر والوں سے ملنا

وغیرہ۔

یہ سارے کام روزانہ دہرائے جاتے ہیں، کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو مہینے میں ایک دفعہ کرتے ہیں، اور کچھ ایسے جو سال میں ایک دفعہ اور کچھ ایسے جو زندگی میں ایک دفعہ مثلاً شادی، حج وغیرہ تو اب اگر ہم اس لسٹ پر غور کریں اور ہر کام کو سنت کے مطابق کرنے کی نیت کر لیں تو آہستہ آہستہ ہماری پوری زندگی سنت کے سانچے میں ڈھل جائے گی۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامل اتباع سنت کی توفیق عطا فرمائے آمین!"

(حضرت حافظ محمد ابراہیم نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سے اقتباس)

سیرت کوئز

آمنہ سعید

اپنے جوابات اس ای میل پر روانہ کریں:

haya.online@yahoo.com

آخری تاریخ 20 مئی ہے۔

جوابات بھیجنے والی تمام خواتین کے نام

اگلے شمارے میں اسی صفحہ پر شائع کیے جائیں گے۔ انشاء اللہ!

1. مدینے کے اس صحابی کا نام بتائیں جنہوں نے سب سے پہلے رسول ﷺ سے ملاقات کر کے اسلام قبول کیا؟
2. رسول اللہ ﷺ نے کس غزوے کے موقع پر گدھے اور خچر کا گوشت حرام قرار دیا؟
3. رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلا اسلامی جھنڈا کس کو عطا فرمایا؟
4. آپ ﷺ نے خود کو کس پیغمبر کی دعا قرار دیا؟
5. رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے کن صحابی کے نکاح میں آئیں؟

پچھلے کوئز کے جوابات:

1۔ سورہ الفتح کی 2۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، 3۔ ماہ رجب، 5 نبوی میں

4۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا 5۔ مدینہ منورہ

صحیح جوابات بھیجنے والی خواتین کے نام:

ام محمد عبدالرحمٰن۔ کراچی، عائشہ صدیقہ۔ کراچی، شازیہ اختر۔ اسلام آباد، سعدیہ نور جہاں۔ لاہور، بنت ابو بکر۔ لاہور، ڈاکٹر رابعہ شاوانی۔ کراچی، مریم اسلم۔ امریکہ، ارم بانو۔ آکسفورڈ، بنت محمد۔ کراچی، سارہ احمد، برمنگھم

آ بیل مجھے مار!

ام وردہ

(آخری قسط)

"اب دو گھنٹے بعد آئے گی بجلی۔ میں تو جا رہی ہوں۔"

ہم اسے جاتا دیکھتے رہ گئے۔

*

اس وقفے کا یہ فائدہ ہوا کہ ہم نے کئی دنوں بعد کھانا خود بنایا اور وقت پر کھالیا۔

ظہر کی نماز کے بعد نسرین کی کہانیوں کا پرنٹ برآمد ہوا۔ اس نے ساری ہی کہانیوں کے پرنٹ نکال دیے تھے۔

"بھئی ایک ایک کر کے دینا" ہم نے اسے پلندہ اٹھاتے دیکھا تو گھبرا کر بولے۔

"اچھا یہ لیں باجی، یہ میری شاہکار کہانی ہے۔" وہ ایک رائٹر جیسے فخر کے ساتھ دس بارہ صفحات ہمیں تھماتے ہوئے بولی۔

"غار کا راز۔" ہم کہانی کا نام پڑھ کر بڑبڑائے، کیونکہ یہ جاسوسی سا نام تھا۔

"کیوں بھئی نسرین اگر جاسوسی کہانی ہے تو نہیں چلے گی، خواتین کے موضوعات الگ ہوتے ہیں۔" ہم مری مری

"نہیں باجی اس میں جاسوسی تو تڑکے کے طور پر ہے، اصل میں تو یہ ایک مہماتی فلسفیانہ کہانی ہے۔" وہ بڑے بااعتماد انداز میں بولی۔

"مہماتی فلسفیانہ!! کیا مطلب۔۔۔ اچھا دیکھتے ہیں پڑھ کر۔" ہم نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا اور ٹھنڈے پانی کا گلاس منہ سے لگا کر کہانی پڑھنا شروع کی۔ آغاز تھا۔

"نبیلہ کو کبھی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ گھر کے اندر آخر وہ تمام باتیں کیوں ہوا کرتی ہیں جن سے ان کے ذہن کی سرکوبی کے تمام تر انداز و اطوار سے وہی باتیں عیاں و نہاں ہوتی ہیں جن کے بارے میں وہ تو کجا عادل بھی اسی قدر انجان تھا جس قدر گزرے دنوں کی بیتی یادوں کی خزاؤں میں اڑتے زرد زرد پتوں کی آہٹوں سے نکلتی سرسراہٹ میں چھپے پیغام کے مطالب و معانی کا۔۔۔"

"اچھّو!!" ہم پہلا جملہ ہی پورا کر نہ پائے اور سانس ٹوٹ کر پھند الگ گیا۔ پانی کا گلاس دور جا گرا اور منہ سے نکلے ہوئے پانی کا وافر حصہ اس کاغذ پر جس پر یہ نہ سمجھی جانے والی تحریر

لکھی تھی۔

"ارے رے کیا ہوا باجی" نسرین کمپیوٹر والی سیٹ سے اٹھ کر ہماری طرف آئی مگر پھر ٹھٹک گئی کیونکہ ہم نے جوتی اٹھا رکھی تھی۔ بس پھر نسرین آگے آگے تھی اور ہم پیچھے پیچھے۔

"ٹھہر ٹھہر، رائٹر کی بچی، یہ کہانی ہے یا شیطان کی آنتوں سے بُنا ہوا جال! نالائق، کسی افلاطون کا باپ بھی سمجھ سکتا ہے ایسے جملوں کو۔"

ہم نے گھر کی نچلی منزل تک اس کے پیچھے دوڑ لگائی مگر وہ کسی ماہر چور کی طرح سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے مین گیٹ عبور کر چکی تھی۔

*

"شکر ہے آپ آ گئے؟ وہ بھی ایک دن پہلے۔"

شام کے وقت میں بستر پر پڑی تھی۔ وہ اندر آتے ہی سیدھا میرے پاس چلے آئے تھے۔

"اوہو! لگتا ہے تم نے رسالے کے کام کو کچھ زیادہ ہی سنجیدہ لے لیا ہے۔ ویسے شمارہ تو تیار ہو گیا ناں۔"

"خدا کے لیے شرمندہ نہ کریں۔" میں روہانسی ہو گئی۔

"ہمارے لیے گھر کے کام ہی بھلے۔ سچ میں تو آدھا شمارہ بھی تیار نہیں کر پائی۔ مواد ہی منتخب نہیں ہو سکا۔ پتا ہی نہیں چلا، ہفتہ گزر گیا۔ اب آپ جلدی سے کچھ کریں ---مگر---اب اب کیا ہو سکتا ہے---کام بہت باقی ہے---اور شمارہ تو آج ہی دفتر بھیجنا ہوتا ہے---" میں بخار کی کیفیت میں بڑبڑا رہی تھی۔

"میں تو آج بھی چھٹی کروں گا---" وہ مسکرائے۔

"کک کیا مطلب! کیا اس بار شمارہ شایع نہیں ہو گا۔"

"ارے میں شمارہ پہلے ہی تیار کر چکا تھا۔ یہ دیکھو" انہوں نے میز کی دراز سے ایک سی ڈی نکال کر دکھائی۔

"پورا شمارہ اس میں موجود ہے۔ ابھی دفتر بجھوا دوں گا"

"شکر ہے ورنہ میری تو جان ہی نکل گئی تھی۔" میں نے ایک گہرا سانس لیا۔

"اور کیا، میں ایسا کم عقل تھوڑا ہی ہوں جو اتنا اہم کام تم جیسی ناقصاتِ عقل کے آسرے پر چھوڑ کر جاتا۔"

کوئی اور موقع ہوتا تو میں شاید تلملا اٹھتی مگر معلوم نہیں کیوں آج مجھے "ناقصات عقل" کا لقب کیوں آج مجھے "ناقصات عقل" کا لقب بہت بر محل لگ رہا تھا۔

سچ! بیٹھے بٹھائے اتنا بڑا بکھیڑا سر لینا نقصِ عقل کی دلیل ہی تو تھی۔ اب مجھے "آ بیل مجھے مار" کا مطلب اچھی طرح سمجھ آ گیا ہے۔ آپ کی سمجھ میں کچھ آیا کہ نہیں!!

(ختم شد)

غلطیوں کی معافی مانگیے

مومنہ گل۔ بہاولپور

انسان خطا کا پتلا ہے۔ کون ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ مجھ سے کبھی غلطی نہ ہوئی۔ بڑی بڑی برگزیدہ ہستیوں سے بھی غلطی کا ارتکاب ہوا تو پھر عام انسان کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

لیکن اگر ہم تاریخ کے اوراق کا جائزہ لیں تو ہر وہ ہستی جس سے بھی کوئی غلطی یا کوئی گناہ سرزرد ہوا اور اس نے اپنی غلطی کو محسوس کر کے "معافی وندامت" کا راستہ اپنایا تو اسکی قدرومنزلت میں اضافہ ہوا۔

ہمارے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام و اماں حوا علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے بالکل واضح ہے کہ جب ان دونوں نے شیطان کے بہکاوے میں آکر نادانی سے شجرِ ممنوعہ کا پھل کھا کر اللہ کے حکم کے برخلاف کیا تو پھر اس پر ڈٹے نہیں رہے بلکہ نادم ہو کر اللہ کے حضور اپنی خطا کی معافی اس طرح مانگی۔

"اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر آپ معاف نہیں فرمائیں گے اور ہم پر رحم نہیں فرمائیں گے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

اللہ رب العزت نے انکو معاف فرمادیا اور خصوصی انعامات سے نوازا لیکن دوسری طرف ابلیس نے اپنی غلطی ونافرمانی پر نادم ہونے کے بجائے تکبر، سرکشی و بغاوت کا کردار ادا کیا تو اللہ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسکو لعین قرار دے دیا۔

اس واقعہ میں ہمارے لیے یہی سبق پوشیدہ ہے کہ جب بھی ہم سے جانے انجانے میں کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً معافی مانگ لیں تاکہ غرور و تکبر جیسے زہریلے جذبات پرورش نہ پا سکیں اور عاجزی کے راستے پر چل کر اللہ کا قرب بھی نصیب ہو جائے۔

والدین کو چاہیئے کہ خاص طور پر چھوٹے بچوں میں شروع سے ہی معافی مانگنے کی عادت کو پروان چڑھائیں کیونک جب بچپن میں ہی عادت بن جائے گی تو بڑے ہو کر یہ عمل قطعاً مشکل نہیں لگے گا اور یوں زندگی بھی سہل رہے گی اور آخرت کی کامیابی بھی نصیب ہو جائے گی۔ انشاءاللہ۔

زارا خان

سنہری باتیں

* خدا کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو پرہیز گار ہے۔

* اپنے دل کو اللہ کی یاد سے روشن رکھو۔

* خون کے رشتے ہی رشتوں کا خون کر دیتے ہیں۔

* رزق دینے والی رات اللہ کی ہی یہ بندوں سے نہیں اللہ سے مانگو۔

* استاد بادشاہ نہیں ہوتا مگر بادشاہ بناتا ہے۔

* پریشانی تذکرہ کرنے سے بڑھتی ہے اور صبر کرنے سے ختم ہو جاتی ہے۔

* بہترین انسان عمل سے پہچانا جاتا ہے اچھی باتیں تو برے لوگ بھی کر لیتے ہیں۔

* جو لوگ اپنے چراغوں کو پس پشت رکھتے ہیں انکا سایہ انہی کے راستے پر پڑتا ہے۔

* بدترین شخص وہ ہے کہ جس کے ڈر کی وجہ سے لوگ اس کی عزت کریں۔

* برا وقت کبھی ہمیشہ نہیں رہتا اچھے وقت کی طرح گزر جاتا ہے۔

* دوستی ایک خوپیدا کردہ رشتہ ہے۔

* امید صرف اللہ کی ذات سے لگاؤ بندوں سے نہیں۔

* آنسو اس وقت مقدم ہوتے ہیں جب کسی اور کہ دکھ کو محسوس کر کے نکلیں۔

* زیادہ قسمیں کھانے والا زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔

دنیا کی سب سے خوبصورت عورت

انتخاب: فاطمہ سعید الرحمٰن

جی ہاں! دنیا کی سب سے خوبصورت عورت کون ہو سکتی ہے؟ مجھے نہیں پتہ آپ کیا جواب دیں گے لیکن میرے لیے میری ماں میری سب کچھ، میری دنیا، میری جنت ہے۔

میرے ذہن میں محفوظ اپنی ماں کا سب سے پہلا عکس جو ابھرتا ہے وہ ایک شفیق، مہربان اور خوبصورت چہرے کا ہے جو میری آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتا ہے۔ جو میری روح تک کو سرشار کر دیتا ہے۔

میری یاداشت میں محفوظ ایک منظر صبح دم آنکھ کھلنے اور "گھوں گھوں" کی مسحور کن آواز کا ہے۔ یہ آواز پتھر کی بنی چکی سے نکلتی تھی اور صبح دم میرے بچپن میں مجھے بیدار کرتی تھی۔ میں جب سردیوں کی صبح اپنا سر رضائی سے باہر نکالتا تو مجھے سامنے اپنی امی کام کاج کرتے نظر آتی۔ پتہ نہیں کتنی دیر تک اپنی ماں کو دیکھتا رہتا اور پھر کب میری آنکھ دوبارہ لگ جاتی۔

اس دور میں ہمارے گھر میں مکئی کے روزانہ تازہ پسے ہوئے آٹے سے ماں کے مہربان ہاتھوں سے پکے ہوئے پراٹھے ملتے۔ ان پراٹھوں جیسی لذت زندگی بھر کسی پراٹھے میں نہیں ملی۔

میری ماں صبح سویرے اٹھتی، نماز پڑھتی اور پھر روزانہ کی ضرورت کا کام پورا کرتی۔ میری ماں نے ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کھانے پکانے کو ترجیح دی۔

دوسرا منظر جو میری یاداشت میں محفوظ ہے وہ قرآن کی تلاوت کا ہے۔ جیسے ہی سورج کی پہلی کرن نکلتی اور ہمارے صحن میں سب سے پہلے داخل ہوئی۔ کھلا صحن جس میں ایک دیوار کے ساتھ چارپائیاں رکھی ہوتیں۔ محلے بھر کے بچے، بچیاں آتے اور ان چارپائیوں پر بیٹھ جاتے۔ میری ماں گھر کے کاموں سے فارغ ہوتیں اور بچوں کے پاس آجاتیں۔ میں بھی ہاتھ میں قاعدہ پکڑے انہی بچوں کے بیچ بیٹھ جاتا۔ پھر میری ماں بہت دیر تک ان بچوں کو پڑھاتی رہتی۔

تیسرا منظر ماں کا اپنے پاس بیٹھا کر قصے سنانے کا ہے۔ میری ماں جب "فضائلِ اعمال" کی کتاب سے تعلیم کر کے سناتی اور دو تین واقعے سن کر میں تھک جانے کا بہانہ کرتا۔ میری ماں

مجھے اٹھا کر کندھے سے لگا لیتیں۔ پھر میں کچھ حکایات ماں کے پاؤں پہ سر رکھ کر سنتا۔ ایسے سننے میں بہت اچھا لگتا۔

اور اسکے بعد تو مناظر اتنے ہیں کہ کیا کیا بیان کریں۔

میری ماں نے مجھے اتنا پیار دیا، اتنی دعائیں دیں کہ دنیا کی کوئی ماں کیا دے گی؟

؎ سخت راتوں میں بھی آسان سفر لگتا ہے
یہ میری ماں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

اسی لئے میری ماں مجھے دنیا کی سب سے خوبصورت عورت دکھائی دیتی ہے۔

میری جب شادی ہوئی تو میں کراچی میں پڑھا رہا تھا۔ چند سال پہلے ہم سیر پر گئے ہوئے تھے تو ایک بھاری بھرکم لڑکی ماں سے ٹکرا گئی۔۔ بہت تکلیف دیکھی۔ الحمد اللہ ہڈی بچ گئی۔ پھر سے چلنے پھرنے کے قابل ہوئی۔ اس دوران میری پیاری ماں نے علوم دینیہ میں 5 سال پڑھا۔ تحصیل علم کے شوق میں 42 کی عمر نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ اب بھی تدریس کے لگن میں 4 منزلہ عمارت پر آہستہ آہستہ قدموں کے ساتھ اپنے منزل مقصود تک پہنچ کر چہرے پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے الحمد اللہ کہتی ہے۔ اور کہتی ہے اللہ چلتے پھرتے دین کی خدمت اور دعوت تبلیغ کرتے ہوئے اپنے پاس بلائے گا۔

مجھے انکی خدمت کا اتنا موقع ملا کہ رب العالمین کا شکر گزار ہوں۔

روزانہ صبح جب گھر سے نکلتا ہوں۔ زیارت کرکے، دعائیں لے کے نکلتا ہوں۔

میں کئی دفعہ انکے سامنے بیٹھ کر انہیں دیکھتا رہتا ہوں انکے جھریوں بھرے چہرے کا حسن مجھے مسحور کر دیتا ہے۔ انکے سلوٹوں بھرے ہاتھ اتنے نفیس ہیں کہ میں چوم کر آنکھوں کو لگاتا ہوں۔

تو میں کیوں نہ کہوں دنیا کی سب سے خوبصورت عورت "میری ماں" ہے۔

Darsequran.com

گولا کباب

"لیں جی! ہو گئی شروعات گرمیوں کی۔ کرے گا نہیں من کھانے کو سامنے ہو گوشت یا مرغی کا سالن۔ سبزیاں بھی کب تک کھائیں گے کھا کھا کر من ہو جائے گا تنگ۔ تو گولا کباب کی ترکیب پیش کریں گے آپ کی خدمت میں۔ جس سے بڑوں کے ساتھ بچے بھی ہوں گے لطف اندوز۔ پکا کر کرلو سب کو خوش۔ تو ہو جائے گی آپکی بھی تعریف!"

یہ کچن میں ہماری کمنٹری تھی جب ہم نے گولا کباب بنائے۔ گھر والوں نے تو دو دفعہ آکر غور سے ہمیں دیکھا بھی کہ کہیں چولہے کی شدت سے ہمارے دماغ پر تو اثر نہیں ہو گیا۔ لیکن کیا کریں! عادت سی ہو گئی ہے۔ جو بھی پکاتے ہیں، خود کو کچن شو کا ہوسٹ سمجھتے ہوئے ساتھ ساتھ کمنٹری بھی کرتے جاتے ہیں۔ اب آپ یہ گولا کباب کی ترکیب ہی ٹرائی کر لیں۔ کیا پتہ آپ ہی ہمیں ماہر شیف مان لیں۔ گھر والے تو شک میں ہی پڑے رہتے ہیں!

اجزاء:

قیمہ 1 کلو

فرائی پیاز آدھی پیالی۔

ادرک لہسن پیسٹ 2 کھانے کی چمچ

ثابت دھنیا 2 کھانے کے چمچ

سفید زیرہ 1 کھانے کا چمچ

کچا پپیتا پسا ہوا 2 کھانے کے چمچ

نمک، سرخ مرچ حسب ذائقہ

دہی 1 کپ

انڈے 2 عدد

پسا گرم مصالحہ 2 کھانے کے چمچ

فاطمۃ الزاھراء

سبز الائچی پاؤڈر 1/2 چمچ

پسی جائفل جاوتری 1 کھانے کا چمچ

ہری مرچ 5 عدد

چاول کا آٹا 4 چمچ

تیل تلنے کے لئے

ترکیب:

چوپر میں قیمہ، فرائی پیاز، ہری مرچ ڈال کر باریک پیس لیں۔

اب اس میں انڈے، ادرک لہسن پیسٹ اور تمام مصالحہ جات مکس کریں اور 2 یا 3 گھنٹے کے بعد فریج سے نکال لیں۔

پھر اس میں دہی، چاول کا آٹا ڈال کر اچھی طرح مکس کریں اور گولا کباب کی شکل دیں۔

پھر سیخوں پر چڑھا کر دھاگے سے باندھنے کے بعد گرل کر لیں یا تیل میں ایک سائیڈ فرائی کریں۔

پک جائے تو کباب پلٹ کر دوسری سائیڈ فرائی کریں۔

جب براؤن ہو جائے تو ان کو سرونگ پلیٹ میں نکال کر سجائیں۔

چٹنی اور سلاد کے ساتھ مہمانوں کو پیش کر کے داد حاصل کریں۔ اور ہاں خود کھانا نہ بھولیے گا۔

امِ کرن

گڑ کے فوائد

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بیش بہا نعمتوں میں سے گُڑ بھی ہمارے لیے کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔ گڑ کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔

ہم کو گُڑ بازار میں بآسانی مل جاتا ہے مگر آج کے جدید دور میں بھی گُڑ کی تیاری کے لیے روایتی طریقے ہی استعمال کئے جاتے ہیں جو کہ انتہائی مشقت طلب اور کئی گھنٹوں پر محیط ہوتے ہیں۔ گُڑ کو گنے کے رس سے حاصل کیا جاتا ہے گُڑ کے بہت سارے طبی فوائد ہیں جو کہ ہمارے لیے بہت انمول اور قیمتی ہیں۔

* گُڑ میں خون صاف کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے گُڑ کے استعمال سے ہم خون کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

* گُڑ پیٹ میں بننے والی گیس اور آنتوں کے علاج کے لیے انتہائی مفید ہے۔ ہر کھانے کے بعد چھوٹا سا ٹکڑا گُڑ کھالیں تو آپ پیٹ کے بھاری پن اور گیس سے بچ سکتے ہیں۔

* گُڑ میں آئرن میگنیشیم اور پوٹاشیم پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ سر درد کے خلاف مذاہمت کرتے ہیں اور اگر سر میں درد ہو رہا ہو تو گُڑ کی وجہ سے درد میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

* ہچکیاں آنے کی صورت میں ایک چمچ پر گُڑ اور تھوڑا سا ادرک رکھ کر نیم گرم پانی کے ساتھ کھانے سے آپ کا گلا صاف

ہو جاتا ہے اور ہچکیاں رک جاتی ہیں۔

* گُڑ نظام تنفس کے مسائل سے بھی بچاتا ہے یہ جسم کے درجہ حرارت کو بھی برقرار رکھتا ہے۔

* گُڑ کا استعمال آپ کے مدافعتی نظام کو مضبوط بناتا ہے اور یوں آپ جسمانی طور پر تندرست رہتے ہیں۔

* جن افراد میں خون کی کمی پائی جاتی ہے گُڑ میں موجود آئرن کی مقدار ان کی خون کی کمی کو بڑھا دیتی ہے۔

* اگر آپ کو تھکن محسوس ہو رہی ہو تو تھوڑا سا گُڑ کھالیں یہ آپ کی توانائی میں اضافہ کرے گا۔

* گُڑ وزن میں کمی لانے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے گُڑ میں موجود وٹامن اور معدنیات کی بھاری مقدار انسان کے نظام ہضم کو بہترین رکھتے ہیں۔

غرض یہ کہ اللہ پاک نے اپنی ہر شے میں کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور رکھا ہے۔ ہم نے آپ کو گُڑ کے فوائد سے آگاہ کیا ہے تاکہ آپ سب بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں اور تندرست اور توانا رہ سکیں۔

اپنے پاؤں کی دیکھ بھال کریں

ام عادل

اپنے پاؤں کو نظر انداز نہ کریں۔ہم میں سے بیشتر لوگ اپنے پیروں کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال سے یکسر بے گانہ رہتے ہیں، حالاں کہ صحت مند پاؤں نشست وبرخاست اور اٹھنے بیٹھنے کے انداز کو بہتر بناتے ہیں۔ پیروں کی بنیادی صحت اور فٹنس کا انحصار ان کی قوت اور لچک پر ہے۔ اس سلسلے میں چند خصوصی ورزشیں حیرت انگیز نتائج دیتی ہیں۔ آکو پنکچر اور آکوپریشر میں پیروں کو پورے جسم کا ہیڈ کوارٹر قرار دیا جاتا ہے اور تقریباً تمام امراض کا علاج پیروں میں موئیاں لگاکر اور مخصوص پریشر کو ایک خاص ترکیب سے دباکر کیاجاتاہے جس کے حیرت انگیز نتائج سامنے آئے ہیں۔ پیروں سے متعلق زیادہ تر مسائل ان کے غلط استعمال کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ اگر پیروں کے عضلات مناسب شکل میں نہیں ہیں، تو ان میں درد ہو سکتا ہے۔ جوڑوں کی تکلیف لاحق ہو سکتی ہے اور ہڈیوں کو جوڑنے والی رگوں اور عضلات میں ٹوٹ پھوٹ کا عمل شروع ہو جاتا ہے یہ صورتحال اس وقت سامنے آتی ہے،

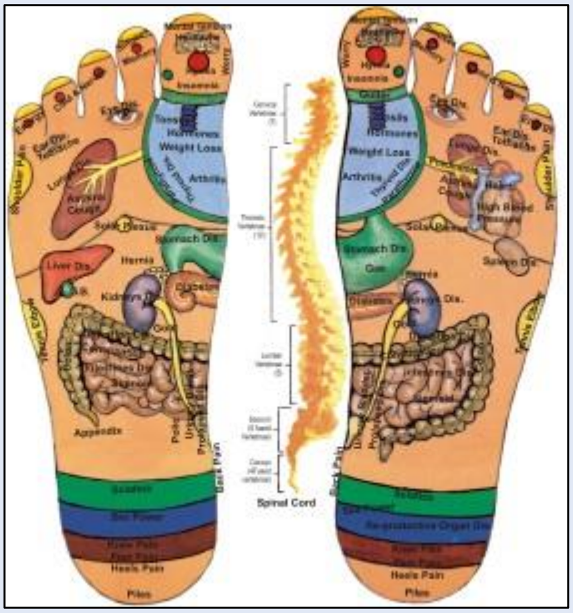

جب دوڑ لگائی جائے کوئی کھیل کھیلا جائے۔ماہرین صحت نے پیروں کو صحت مند، طاقت ور اور لچک دار بنانے کیلئے کچھ ورزشیں پیش کی ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے پیروں کے بہت سے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

ورزش نمبر1 :

فرش پر ایک تولیا پھیلائیے۔ اس پر ننگے پاؤں کھڑے ہو جائیں۔ اب نیچے سے تولیے کو پکڑ کر اسے اوپر اٹھانے کی کوشش کیجئے۔ یہ ورزش پیروں کی مجموعی قوت میں اضافے کا باعث بنے گی۔

ورزش نمبر2 :

اپنے پیروں کو سیدھا رکھیے۔ پھر تولیے کو اپنے نیچے سے آگے کی جانب سے سرکانے کی کوش کیجئے۔ تولیے کو پہلے

دائیں جانب کھسکایئے پھر بائیں جانب۔ اس ورزش سے پیروں کے اندرونی اور بیرونی عضلات مستحکم ہوں گے اور ٹخنے کی موچ یا درد سے نجات بھی ملے گی۔

ورزش نمبر 3 :

اپنے گھٹنوں اور ٹخنوں کو پھیلالیں اور پنجوں سے اوپر اٹھائیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ اپنی ایڑیوں کو بھی اوپر اٹھایئے یہ ورزش تقریباً 20 بار کیجئے۔ اس کے نتائج بھی حیرت انگیز اہمیت کے حامل ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔

ورزش نمبر 4 :

اپنے پنجوں کو تھام لیں اور ٹخنوں کو آگے پیچھے حرکت دیں۔ اس دوران ہاتھوں کی انگلیوں سے ایڑی کا مساج کریں، پھر ٹخنوں سے ایڑی کی جانب جایئے اور پیروں کو انگلیوں کی جانب حرکت دیں۔ اس کے بعد واپس ایڑی کی جانب جائیں۔ نرمی کے ساتھ اپنے پنجوں کو اوپر اٹھائیں اور دائیں بائیں آہستگی سے موڑیں۔ پھر اپنی ہتھیلیوں سے پیروں کو دبائیں۔ یہ عمل آہستگی سے کریں۔ ہاتھوں کو گول گول گھمائے ہوئے ٹخنوں سے نیچے کی جانب اور پھر نیچے سے ٹخنے کی جانب آیئے۔ یہ ورزش مساج پر مشتمل ہے، اسے کرنے کے بعد آپ بہت بہتر محسوس کریں گی۔ یہ ایک بہترین ورزش ہے اس ورزش کے بعد ٹب میں گرم پانی ڈال کر اس میں تھوڑا سا بیکنگ پاؤڈر یا نمک ملالیں۔ پھر اس پانی میں اپنے دونوں پیروں کو کچھ دیر کے ڈبوئے رکھیں۔ اس سے پیروں کی تھکن دور ہوتی ہے اور سکون ملتا ہے۔

ورزش نمبر 5 :

کرکٹ یا ٹینس کی بال پر اپنے تلوے رکھیے اور اس طرح بال کو رول کرتے رہیں۔ یہ بھی ایک بہت ہی عمدہ ورزش ہے جس سے آپ کو فوراً ہی فرحت کا احساس ہو گا۔ پیروں کی سب سے آسان اور بہترین ورزش تیز پیدل چلنا ہے۔ ورزشوں کے دوران کوئی تکلیف محسوس ہو یا ان میں کوئی افاقہ محسوس نہ ہو، تو پھر اپنے معالج سے ضرور رجوع کریں۔ اسی طرح دوڑنے بھاگنے یا ورزش کرتے ہوئے جس لمحے کسی درد یا تکلیف کا احساس ہو تو فوراً رک جایئے اور آرام کیجئے۔ جہاں چوٹ لگنے کا احساس ہو، وہاں برف کی تھیلی یا ٹھنڈے تولیے کو کم از کم دس منٹ تک لپیٹ کر رکھیں ہر تین منٹ بعد برف کی تھیلی یا ٹھنڈے تولیے کو کم از کم دس منٹ تک لپیٹ کر رکھیں۔ ہر تین منٹ بعد برف کی تھیلی یا تولیے کو الٹتے پلٹتے رہیں، تاکہ جسم کا یہ متاثرہ حصہ سن نہ ہو۔ برف کی سکائی کے بعد متاثرہ حصے پر اچھی طرح کوئی پٹی لپیٹ دیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ پٹی زیادہ سختی سے نہ باندھی جائے۔

میں ایک عالم ہوں۔ میرا سوشل میڈیا پر آفیشل اکاؤنٹ ہے جہاں میں ہر روز باقاعدگی سے سٹیٹس اپ ڈیٹ کرتا ہوں اور اپنے فالورز کی، زندگی کے مختلف شعبوں میں رہنمائی کرتا ہوں۔ میں نے دین کا علم اپنے سینے میں اتارا ہے اور بحیثیت سوشل میڈیا User، عوام الناس کو حق کی جانب راغب کرنا اور انہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی یاددہانی کراتے رہنا میری اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں ، عالم ہونے کے ناتے یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں معاشرے کے مسائل پر خاموشی اختیار نہ کروں بلکہ جتنا ہو سکے، دین کی نظر سے ان مسائل کو دیکھتے ہوئے عوام الناس کے سامنے ایک معتدل رائے پیش کروں اور اربابِ اختیار کو ان کے حل کے لیے مناسب ترغیب بھی دوں۔

الحمدللہ !

(2003 تا 2017)

14 سال

سے

درسِ قرآن ڈاٹ کام

مصروف عمل

سوشل میڈیا

کے 10 بڑے ذرائع پر اللہ کا پیغام

اللہ کے بندوں تک پہنچانے کی سعادت

2003 درس قرآن ڈاٹ کام ویب سائیٹ نے دنیا کی پہلی بڑی اسلامی اردو آڈیو ویب سائیٹ ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور اس نے علم کے میدان میں ایک نیا رجحان متعارف کروایا جس سے سینکڑوں اسلامی ویب سائیٹس نے رہنمائی حاصل کی ہے اور الحمدللہ درس قرآن ڈاٹ کام کو 100 سے زائد علماء کرام کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔

www.darsequran.com

ویب سائیٹ

6 لاکھ سے زائد Likes کی بدولت لاکھوں ناظرین اس پیج سے اصلاحی ویڈیو شارٹ کلپس، قرآن وسنت کی تعلیمات پر مشتمل پوسٹس، دعائیں، اصلاحی واخلاقی تحریریں، کہانیاں، اسلامی معلومات وخبروں سے مستفیض ہوتے ہیں۔ کیا آپ نے اس پیج کو Like کیا ہے؟ نہیں!!! تو پھر ابھی Like کیجیے۔

/darsequran1
/darsequranlive

فیس بک پیج

دنیا کے سرفہرست اردو اسلامک چینل میں شامل اس یوٹیوب کے چینل پر ہمارے سبسکرائبرز 1 لاکھ اور الحمدللہ تین کروڑ سے زائد درسِ قرآن ڈاٹ کام کی جانب سے اپ لوڈ شدہ ویڈیوز دیکھی گئیں۔

/darsequran1

یوٹیوب چینل

الحمدللہ واٹس ایپ کی دنیا میں درس قرآن ڈاٹ کام نے سب سے پہلے اسلامک ویڈیو شارٹ کلپس سروس متعارف کروائی جس میں پچھلے 4 سال میں اب تک دنیا بھر سے تقریباً 3 لاکھ موبائل نمبرز رجسٹر ہوئے ہیں۔ جو گھر بیٹھے اصلاحی ودینی ہائی کوالٹی ویڈیوز اور اسلامی پوسٹس حاصل کرتے ہیں۔ اپنے موبائل فون میں رجسٹریشن کے لئے اس نمبر پر میسج کریں +923102400043

+923102400043

واٹس ایپ

درس قرآن ڈاٹ کام کا ٹیلی گرام پر بھی چینل موجود ہے آپ کی آسانی کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام نے ویڈیوز اور اسلامی پوسٹس کے لئے الگ الگ چینل متعارف کرائیں ہیں۔

/darsequran1
/darsequran11

ٹیلی گرام چینل

اس کے علاوہ درس قرآن ڈاٹ کام ڈیلی موشن /darsequran1، ٹویٹر /darsequran، گوگل پلس /darsequran1، انسٹاگرام /darsequran1 پر بھی موجود ہے۔

Android پلے اسٹور پر ہماری ایپس ڈاؤنلوڈ کیجیے: Mera Pakistan, Darsequran, Hamd o Naat

ANDROID APP ON Google play

* خواتین اور بچوں کے لیے *

بچوں کے لیے ویب کہانی www.darsequran.com/wk | خواتین کے لیے پیام حیاء ای میگزین www.darsequran.com/haya

www.darsequran.com